REGD L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱ / ر

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ر ر
سہ ماہی ۶ ر ر
ماہوار ۲½ ر ر

۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸	۲۵ صلح ۱۳۲۹ ھش	۲۵ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری کی مرسلہ اطلاع منظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں درد ہے۔ اور کھانسی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ صاحب کے متعلق اطلاع منظہر ہے۔ آج بھی چکر آ رہے ہیں۔ اور طبیعت ابھی خراب ہے۔ احباب سے ...خواست... دعا ہے۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ آج شام مکرم شیخ محمود حسن صاحب پروپرائیٹر دکی سٹور (اکبری منڈی) نے ہمارے احمدی مصری بھائی السید عبد الحمید ابراہیم آفندی کے اعزاز میں کیفی اورینٹ میں ایک شاندار دعوت طعام دی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد مکرم مولوی عبد المغنی صاحب مکرم شیخ

لاہور ۲۴ جنوری۔ صوبہ پنجاب نے قائد اعظم میموریل فنڈ میں ۸۰ لاکھ روپیہ چندہ دینا منظور کیا ہے۔ چنانچہ اس فنڈ کی فراہمی کے لئے ضلعوں میں کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ ایک۔ پانچ۔ دس اور سو روپے کے کوپن والی کتابیں تقسیم ہو چکی ہیں۔ بلکہ بعض مقامات پر تو چندے کی فراہمی بھی شروع ہو گئی ہے۔ یاد رہے یادگار کے طور پر ایک مزار۔ جامع مسجد۔ دار العلوم اور ایک ٹیکنالوجی انسٹیٹیوٹ کی تعمیر میں لائی جائیں گی۔ اور ان اداروں کو قوم کی روحانی اخلاقی اور مادی فلاح کا ذریعہ بنایا جائیگا۔ اس ساری سکیم پر کل تین کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ (کی اطلاع)

انڈونیشی جانباز دستوں نے بنڈانگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا

بنڈانگ ۲۴ جنوری۔ خبر ملی ہے۔ کہ انڈونیشی کے جو جانباز دستے ہوائی جہازوں کے ذریعہ باغیوں کی یورش کو ناکام بنانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے بنڈانگ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق بھاگے ہوئے بچے کھچے باغی اب شمال مغرب کی طرف پہاڑوں میں پناہ گزین ہیں۔ جمہوری دستے مغربی جاوا کے علاقوں میں باغیوں کا صفایا کرنے میں مصروف ہیں۔ باغیوں کو الٹی میٹم دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ بہت جلد واپس اپنی پوسٹوں میں نہ آ گئے۔ تو فوج ان کے خلاف سخت اقدامات کریگی۔ اس وقت تک ۲۰۰ باغی ولندیزی اپنی اپنی پوسٹوں میں واپس آ چکے ہیں۔ باغیوں کے کمانڈر کپتان ویسٹرلنگ نے جمہوری فوج کو بعض تجاویز برائے گفت و شنید بھیجی تھیں۔ لیکن جمہوری فوج نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ ولندیزی فوجوں کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ وہ باغیوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کے مجاز نہیں ہیں۔ عرب کے وزیر مختار السید عبد الحمید الخطیب مقیم کراچی نے ایک بیان میں اس امید کا اظہار کیا ہے کہ جمہوری فوج بہت جلد ویسٹرلنگ کے حملے پر قابو پالیگی۔

جمہوریہ ہندوستان کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ آج ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے متفقہ طور پر ڈاکٹر راجندر پرشاد کو جمہوریہ ہندوستان کا پہلا صدر منتخب کر لیا ہے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اس وقت دستور ساز اسمبلی کے صدر ہیں۔ آپ اپنے نئے اعزاز کا چارج ۲۶ جنوری کو سنبھالیں گے۔

مشرق وسطیٰ کی خبریں

بیروت ۲۴ جنوری۔ ایران میں لبنانی تاجروں کے ساتھ طرز عمل کے سلسلے میں لبنان اور ایران کے حکام کے درمیان مذاکرات جاری ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ تاجر درآمد اور برآمد کی غیر ملکیوں کو حاصل ہونے والی آسانیوں سے محروم ہو گئے تھے (دستار)

عمان ۲۴ جنوری۔ جگہ نہ ہو سکنے کے باعث گذشتہ سال اردن کے تین ہزار لڑکے سکول نہ جا سکے۔ اس کا انکشاف یہاں کی وزارت تعلیمات کے انڈر سکرٹری نے کیا اور بتایا۔ کہ وزارت کے ماتحت سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں ۳۲ ہزار طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ (دستار)

بغداد ۲۴ جنوری۔ فضائی کمانڈر عبد الخالق السعدون کو لندن میں عراقی سفارت خانے کا فضائی اتاشی مقرر کیا گیا ہے۔ اور بیروت میں عراق کے سفارتی دفتر سے السید سامی المفادجی کو القدس بھیج دیا گیا ہے۔ (دستار)

بغداد ۲۴ جنوری۔ عراق کی وزارت خارجہ نے وزراء کی کونسل کے سامنے ایک سکیم پیش کی ہے۔ جسکی رو سے عراق غیر ترقی یافتہ ملکوں کی فنی امداد کے لئے امریکی پیشکش سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ (دستار)

۱۲ فروری درخت لگانے کا دن

لاہور ۲۴ جنوری۔ اگلے ماہ کی ۱۲ تاریخ کو صوبے بھر میں درخت لگانے کا دن منایا جائے گا۔ اور دس لاکھ کے قریب درخت لگائے جائیں گے۔ یاد رہے۔ کہ اس سے پہلی دفعہ جب اسی طرح متحدہ کوشش کی گئی تھی۔ تو صوبے بھر میں ۴ لاکھ درخت لگائے گئے تھے۔

حضرت جگر کے اعزاز میں مشاعرہ

لاہور ۲۳ جنوری۔ کل (اتوار) یونیورسٹی ہال میں پاکستان آرٹ کونسل کے زیر اہتمام ایک شاندار مشاعرہ پاکستان و ہندوستان کے مشہور شاعر حضرت جگر مراد آبادی کے اعزاز میں منعقد ہوا۔ مشاعرے کی صدارت مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمان نے فرمائی۔ اور مشاعرے میں لاہور کے مشہور شعراء میں سے جو شامل ہوئے۔ ان میں سے حضرت احسان دانش۔ حضرت ثاقب زیروی۔ حضرت تاثیر۔ حضرت شوکت تھانوی اور حضرت اقبال صفی پوری کے نام قابل ذکر ہیں۔ تقریباً پچیس شعراء کرام نے حاضرین کو اپنے کلام بلاغت نظام سے محظوظ کیا۔ مشاعرے میں حضرت جگر مراد آبادی اور حضرت ثاقب زیروی کے کلام کو خاص طور پر سراہا گیا اور ان دونوں حضرات کرام نے دوبارہ سٹیج پر آ کر حاضرین کے سماعت کے تقاضوں کو پورا کیا۔ سامعین میں فنانشل کمشنر مسٹر اختر حسین کمشنر محکمہ آبادکاری۔ مسٹر رضا پی۔ اے۔ ایس سکرٹری آبادکاری۔ مسٹر سید سعید جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور اور حاجی خدا بخش ایڈیشنل ایس۔ ایس۔ پی کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت جگر ۲۶ ماہ رواں کو عازم کراچی ہو جائیں گے۔ اور وہاں چند روز قیام کے بعد ہندوستان واپس تشریف لے جائیں گے۔ (سٹاف رپورٹر)

حکومت پاکستان عظیم انتظامی مشینری قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے

لندن ۲۴ جنوری۔ تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر فلپ نوئل بیکر نے دہلی اور کراچی کے دورہ سے واپسی پر ایک بیان میں کہا۔ کہ وہ کولمبو کانفرنس میں پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا کے لیڈروں سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ کولمبو میں ہماری کانفرنس ایک بہت ہی کارآمد مقصد کی تعمیر کر رہی تھی۔ میں نے کراچی میں پاکستان کے قریباً تمام وزیروں اور اکابر سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم اور وزیر خزانہ سے طویل گفتگو کی۔ میں برٹش ہائی کمشنر سے بھی ملا۔ مجھے ہمارے مشن کے تمام افراد نے بتایا۔ کہ شدید مشکلات کے باوجود پاکستان کی حکومت ایسی عظیم انتظامی مشینری قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ جو مستحسن انداز سے نہایت خوبی سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہے۔

آپ نے بتایا۔ کہ وہاں پر جتنی بھی حکومتیں موجود تھیں۔ سب یہ محسوس کر رہی تھیں۔ کہ کانفرنس کا اصل مقصد ایشیا کی مدد کرنا ہے۔ اور اسے خانہ جنگی اور آمرانہ حکومت سے بچانا ہے۔ اشتراکیوں کے پاس جو ایشیا میں اقتدار حاصل کرنے میں اس قدر کوشاں ہیں۔ داخلی معاملات میں آمرانہ حکمت عملی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اور روس کو دیکھتے ہوئے ان کا معیار زندگی بھی موجودہ معیار سے پست تر ہوگا۔ اس کانفرنس میں مشرق و مغرب کے درمیان حقیقی ذہنی۔ اقتصادی اور اخلاقی اشتراک کا مظاہرہ ہوا۔ اقتصادی کوششوں کے سلسلے میں آپ نے فرمایا۔ کولمبو میں ہم نے صرف ابتدا کی ہے۔ اب یہ کام آسٹریلیا میں جاری رہے گا۔ (دستار)

سلامتی کونسل بیکار ہو رہی ہے

لندن ۲۴ جنوری۔ گذشتہ شب کشمیر کے طلباء اور لیڈیس دربڈ فورڈ کے کاروباری افراد صدر آزاد کشمیر حکومت سے ملے آپ نے انہیں بتایا۔ کہ سلامتی کونسل اس وقت کوئی کام نہیں کر رہی ہے۔ اور میں اپنے ملک کے عوام سے یہ کہنے واپس جا رہا ہوں کہ اقوام متحدہ ہمارے مسئلہ یا کسی مسئلے کو فی الحال طے نہ کر سکے گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۵ جنوری ۵۰ء

من ترا حاجی بگویم ......

مودودی صاحب نے جماعت کی عمارت جس نہج سے اٹھائی ہے۔ اس کا انجام بھی خاکساروں اور احراریوں کا سا ہونا ہے۔ اگر "کوثر" سے جو اپنے آپ کو تحریک اقامت دین کا داعی و نقیب لکھتا ہے اور جو جماعت اسلامی کا سہ روزہ آرگن ہے اندازہ لگایا جائے تو یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ وہی مودودی حریق۔ سرتا پا ٹیڑھا پن نہ زمین کی نہ آسمان کی۔ اسلئے اگر کوثر "آزاد" جیسے اخبار کی تعریف نہ کرے تو کیا کرے۔ دونوں شروع سے پاکستان دشمن اور اب بھی

من ترا حاجی بگویم تو مرا ملّا بگو

کوثر "آزاد" پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی صالح زبان میں یوں رقمطراز ہے:-

"معاصر آزاد مجلس احرار اسلام کا ترجمان ہے۔ اس دور میں اس کے پیشِ نظر صرف ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانی فتنے کا استیصال ہے۔ پہلا مسئلہ تو پرانی شے ہے اور گرفت کا انداز بھی پرانا۔ مگر دوسرے معاملے میں آزاد نے قادیانی جماعت کو اس بری طرح دھر پکڑا ہے کہ قادیانی صحافت بوکھلا اٹھی ہے

"آزاد" قادیانی جماعت کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت کرتا ہے کہ یہ جماعت پاکستان کے قیام کی اصولاً مخالف وحدت ہند کی مذہباً حامی اور قادیان جانے کے لئے بے تاب ہونے کے باعث پاکستانی قومیت سے بے رغبت ہے۔ اس کا صحیح جواب یہ تھا کہ ان الزامات کی تردید کی جاتی۔ مگر قادیانی علم کلام کی بے بسی کا یہ کھلا ہوا نشان ہے کہ وہ مجلس احرار کی تقسیم ہند سے قبل کی سیاسی پالیسی کا اعادہ کر کے رہ جاتا ہے۔ حالانکہ مجلس احرار اس پالیسی کو قیام پاکستان کے بعد سے ترک کرنے کا اعلان کر چکی ہے اور اب اس کا طعنہ دینا معقولیت کا منہ چڑانا ہے۔"

کوثر اور "آزاد" کی احمدیت پر تہمت تراشیوں کا جواب تو خود قائد اعظم اور لیگ کے زعما عملاً دے چکے ہوئے ہیں۔ عام سنجیدہ پاکستانی مسلمانوں کے نزدیک تو یہ معیار درست ہے۔ شکست خوردہ جماعتوں اور افراد کے پاس حوالوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے سوا اب رہ ہی کیا گیا ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کی تسلیم کے علی الرغم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مومنوں کی جماعت مبشرین اور مبلغین کی نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے ان سے اور توقع ہی کیا ہو سکتی ہے۔ جب قرآن کریم کی آیات سے ٹکڑے علیحدہ کر کے نظریہ جبریہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ تو احمدیہ لٹریچر کے متن کے فقرے الگ کر کے کیا کچھ نہیں ثابت کیا جا سکتا۔

حلقۂ دام خیال

کچھ دنوں سے ایک لاکل معاصر روزنامہ زمیندار اور سہ روزہ آزاد سے احمدیت کے خلاف "بے معنی نویسی" میں بازی لے جانے اور لہو لگا کر شہیدوں میں ملجانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ہم نے اس کا نام پہلے بھی نہیں بتایا اور اب بھی نہیں بتائیں گے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ اسکی احمدیت دشمنی کے ذریعے سستی شہرت کے حصول میں یہ امر مانع ہے اور اس پر اسکو غصہ ضرور آتا ہے۔ اور ہمیں اسبات کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ اس کا نام بتانے سے ہمارا پرہیز کرنا اسکے معیار اخلاق کے مطابق اس کے خلاف ہماری اشتعال انگیزی شمار کیا جائے گا۔ .... !!

.. کیونکہ یہ کہاں کی امن پسندی ہے کہ ایک مقتدر روزنامہ احمدیوں کے خلاف بے معنی نویسی کرے اور الفضل اسکا نام تک بھی ظاہر نہ کرے یہ بات تو اس کے اس جذبہ کی سراسر ہتک ہے کہ ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

کہتے ہیں کسی پچھلے زمانے میں جب پنجاب میں ایک قوم کا راج تھا۔ تو اس قوم کے بعض افراد اکثر لوگوں کو پکڑ کر یونہی اپنی عدل پسندی کا اظہار کرنا شروع کر دیا کرتے تھے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ قصور کیا ہے تو فرماتے کہ تم قصور نہ کرو گے تو ہم سزا بھی نہ دیں۔ اسلئے بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے کہ جلسہ سیالکوٹ میں فسادیوں کے مقابلہ میں احمدی بالکل پُرامن رہیں تو ان پر فساد انگیزی کا الزام بھی نہ لگایا جائے۔ یہ ان کا کوئی کم قصور ہے کہ ایک تو انہوں نے فسادیوں کا مقابلہ نہ کیا اور دوسرے حکام کو بھی علم ہے کہ انہوں نے فساد کرنے والوں کو روکا تک نہیں اور چپکے سے اینٹیں کھالیں اور زخمی ہو گئے اور تیسرے وہ اسبات کے اظہار سے بھی نہیں باز آتے اور کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے فسادیوں کا مقابلہ نہیں کیا۔ اتنا قصور کرنے پر بھی ہم انہیں فساد انگیز نہ کہیں تو قصور کے معنی ہی کیا ہوئے

اصل میں بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے اینٹیں ماریں۔ اور اپنی قبل از وقت فساد کرنے کی تیاریوں کا پردہ اپنے عمل سے فاش کر دیا۔ ان کا ہرگز کوئی قصور نہیں۔ لیکن وہ جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ سراسر قصور انہیں کا ہے۔ ہماری عقل کی لال کتاب تو یہی کہتی ہے۔ کیا کوئی سمجھدار آدمی اس نتیجہ سے انکار کر سکتا ہے۔ ؟

پھر بات یہ ہے کہ سیالکوٹ کے جو تمام مسلمان احراری ٹولی کی حرکات پر لعنت بھیج رہے ہیں وہ دراصل احمدیوں کی اشتعال انگیزیوں سے برافروختہ ہو کر ایسا کر رہے ہیں۔ پولیس کو تو خیر جانے ہی دیجئے۔ اس نے جو اکا سالاٹھی چارج احراری ٹولی پر کیا تھا۔ تو یہ بھی اسبات کا ثبوت ہے کہ احمدیوں نے زبردست جنگی تیاریاں کی ہوئی تھیں اسلئے تو معاصر کو لکھنا پڑا ہے کہ

"مرزائیوں نے سیالکوٹ کا جلسہ ہی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی نیت سے منعقد کیا تھا۔ اور فساد انگیزی کی اتنی تیاری کر رکھی تھی کہ"

باوجود اینٹیں کھانے کے بھی پُرامن رہے۔ اور صدر جلسہ کے کہنے پر کہ پولیس انتظام کرے گی احمدی اپنی جگہ پر خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ یہ سب کچھ بقول معاصر اس وجہ سے کیا گیا کہ

مرزائیوں نے فتنہ و فساد برپا کرنے اور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے پہلے سے طیاری کر رکھی تھی جسے وہ استعمال نہ کر سکے معاصر کہتا ہے کہ

"لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر وہ اپنی اس طاقت کو استعمال کرنے سے چوک گئے"

ہمیں افسوس ہے کہ معاصر کو وہ وجوہ معلوم نہیں ہو سکیں۔ ہاں ایک وجہ ہم ان کے لئے گھڑ سکتے ہیں۔ وہ چاہیں تو آئندہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے۔ اور وہ وجہ یہ ہے کہ مسلمان جن سے لڑنے کے لئے "مرزائیوں" نے جنگی تیاریاں کی ہوئی تھیں وہ تو مقابل پر آئے ہی نہ تھے وہ تو خاموشی سے تقریریں سنتے رہے اور احراری ٹولی پر لعنتیں بھی ساتھ ساتھ بھیجتے رہے۔ اس لئے "مرزائی" اپنی جنگی تیاریوں کو "پی" گئے۔ اور دوسری وجہ شاید یہ تھی کہ مرزائی یہ نہ چاہتے تھے کہ احراری غازیان اسلام کی روح جہاد شرمندہ جواز ہو کیونکہ "مرزائی" احراریوں کے مسلمہ دشمن تو ہیں ہی۔ مار کھاتے کھاتے بھی ان سے یہ دشمنی کر گئے کہ اپنی جنگی تیاریوں کو پی گئے۔

معاصر کی معلومات کے ذرائع بھی وسیع ہیں۔ اور باوجو احراریوں کا جگری خیرخواہ اور دوست ہونے کے اس نے خبر تراشی میں احراریوں کے زیر احسان ہونا گوارا نہیں کیا۔ احراری بیچارے تو خبر تراشی میں آپ کے خاک پا بھی نہیں ہیں۔ احراریوں نے تو صرف اتنی ہی بات تراشی تھی۔ کہ مولوی ابو العطاء (اللہ دتہ) جالندھری کی تقریر شروع ہی ہوئی تھی کہ انہوں نے نعوذ باللہ ختمی مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے تھے۔ اور اسی وقت ایک نوجوان مولوی ابراہیم صاحب کے نواسہ صاحب نے آپ کو ٹوکا تھا۔ مگر احراریوں نے تقریروں کے پروگرام میں ردو بدل نہیں کیا تھا۔ انہوں نے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کی تقریر جس میں مداخلت کی گئی تھی۔ پہلے اجلاس کی پہلی تقریر ہی بیان کی ہے۔ لیکن ہمارے یہ معاصر اپنے وسیع ذرائع معلومات سے استفادہ کر کے فرماتے ہیں۔

"اس جلسے کے دوسرے اجلاس کی ابتدا ایسی اشتعال انگیز باتوں سے کی۔ جسے کوئی مسلمان لقائمی ہوش و حواس برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک مسلمان نوجوان نے مرزائیوں کو اشتعال انگیزی سے باز رہنے کی تلقین کی۔ تو اسے زدوکوب کیا گیا وغیرہ وغیرہ"

قارئین کرام یہ انکشاف پڑھ کر شاید خیال کریں گے کہ معاصر "مننہ زبانی" لکھ رہا ہے۔ اور اس نے احراری خود تراشیدہ خبر کا بھی مطالعہ نہیں کیا ہوا۔ نہیں یہ بات قطعاً نہیں۔ بلکہ جیسا کہ غالب نے کہا ہے ع

عالم تمام حلقہ دام خیال ہے

معاصر احمدیہ جلسہ کا دوسرا اجلاس اپنے خیال میں بپا کر رہے ہیں۔ جو واقعہ تو ہوا ہی نہ تھا۔ مگر دام خیال کی وسعتیں واقعات کی پابند نہیں ہوتیں۔ احراریوں کو خبر تراشی کے میدان میں شکست دینا کیا کوئی فخر کی بات نہیں ہو سکتا ہے کہ آج جبکہ احراری لیڈر کچھ ہندوستان میں رہ گئے ہیں۔ اور کچھ دو اغ مفارقت دیکر دوسری جماعتیں بنا رہے ہیں اور باقی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ تخت و تاج معاصر کو پیش کر دیا جائے۔ شاید یہ الفضل کی اشتعال انگیزی ہو مگر آزاد کو اپنی فکر کر لینی چاہیئے اور زمیندار کو بھی عمر بھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے
چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۱۸ر جنوری سنہ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(۱)

فرمایا:-

جولائی یا اگست کے مہینہ میں میں نے یہ خواب دیکھی تھی۔ پچھلی دفعہ جب اخبار میں میری بعض خوابیں شائع ہوئیں۔ تو میں اس کا لکھوانا بھول گیا۔ لیکن میں نے انہی دنوں اس خواب کا بعض دوستوں سے ذکر دیا تھا۔

میں نے دیکھا کہ گویا مَیں قادیان میں ہوں اور حلقہ مسجد مبارک کے شمال میں جو چوک ہے۔ جس میں سے دار الحمد کو۔ قیصر خلافت کو اور بیرونی محلوں کو رستہ پھٹتا ہے اس طرف سے دوڑا چلا آرہا ہوں۔ آگے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے پیچھے ایک لڑکا کوئی سات آٹھ سال کا ہے۔ جس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ جو ہندوستانی طرز کی ہے۔ یعنی بڑی سی پگڑی ہے۔ لیکن چوغہ اس نے عربوں کا سا پہنا ہوا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پیچھے دوڑا چلا جاتا ہے۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آئندہ کسی وقت اسلام کی خدمت کے منصب پر فائز ہونے والا ہے۔ میرے پیچھے کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آرہے ہیں۔ جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ مخالف ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں پیچھے پیچھے اس لئے چل رہا ہوں۔ کہ اگر دشمن قریب آجائے تو میں اس کا مقابلہ کروں۔ اتنے میں ہم احمدیہ چوک میں پہونچ گئے۔ جو مسجد مبارک کے سامنے ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیڑھیوں پر چڑھ کے گھر میں داخل ہو گئے۔ سیڑھیاں تو مجھے وہ نظر آرہی ہیں جو مسجد مبارک میں جاتی ہیں۔ لیکن اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح مسجد مبارک کی پرانی سیڑھیوں میں سے ایک رستہ گھر کی طرف جاتا تھا۔ اسی طرح ان سیڑھیوں میں سے بھی کوئی رستہ گھر کی طرف جاتا ہے۔ جب آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ تو میں پرانی سیڑھیوں کے رستہ سے آپ کے پیچھے گھر میں چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کمرہ کے سامنے جس میں آپ آخری ایام میں رہا کرتے تھے۔ صحن میں کھڑے ہو گئے اور کچھ آدمی آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ میں اس اطمینان سے کہ اب حملہ کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔ جنوبی طرف کے دالان میں سے ہوتے ہوئے عمارت کے ایک مشرقی حصہ میں چلا گیا۔ جس کا ایک حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بنا ہوا تھا۔ لیکن اب اس کی شکل بالکل بدل گئی ہے۔ مَیں نے وہاں سے دیکھا کہ یکدم ایک ہجوم نے حملہ کیا ہے۔ اور سخت لڑائی ہوئی ہے۔ میں بھاگ کر پھر جنوبی دالان کی طرف آگیا۔ اس میں صرف چند سیکنڈ لگے ہیں۔ غالباً ایک منٹ بھی نہیں گزرا۔ لیکن اتنے میں معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ اور دشمن بھاگ گیا ہے۔ لیکن ہمارے بہت سے احمدی شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خیریت سے ہیں۔ اور ان کے پاس حضرت ام المومنین (مدظلہا العالی) کھڑی ہیں۔ اس وقت میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ میرے اکثر لڑکے اور داماد مارے گئے ہیں۔ اور میری طبیعت میں اس پر کچھ رنج محسوس ہوا۔ لیکن معاً میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اس سے زیادہ کیا خوش قسمتی ہو گی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت میں مارے گئے ہیں۔ اور میں نے وہ جذبات دبا لئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ ان کا انجام ایسا اچھا ہوا ہے۔ پھر مَیں نے حضرت ام المومنین (مدظلہا العالی) کو مخاطب کرکے پوچھا کہ کتنے مارے گئے ہیں۔ تو انہوں نے تیرہ یا چودہ کا لفظ بولا ہے۔ ان کی طبیعت پر بھی اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی افسردگی کا اثر نہیں۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ یہ قربانی نہائت اچھی اور عمدہ ہے۔ پھر انہوں نے اپنے ایک اور بیٹے کا نام لے کر کہا۔ کہ اس کے بھی دو بیٹے مارے گئے ہیں۔ اور وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے بیٹھا ہے۔ اور یہ سمجھ رہا ہے۔ کہ اتنا نقصان کسی اور کا نہیں ہوا۔ یہ فقرہ انہوں نے افسوس کے ساتھ کہا ہے کہ گویا اس نے اس قربانی کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان چند سیکنڈوں میں ہی کہ جن میں لڑائی ہوئی۔ اور لوگ مارے گئے۔ فرشتوں نے ان کی لاشیں اٹھا کر مسجد مبارک میں رکھ دی ہیں۔ مَیں نے غالباً حضرت ام المومنین (مدظلہا العالی) سے ہی پوچھا کہ ان کی لاشیں کہاں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو دیکھ لوں۔ تو انہوں نے اشارہ کیا۔ کہ مسجد مبارک میں پڑی ہیں۔ اس پر میں مسجد مبارک میں گیا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ وہاں لاشوں کے ڈھیر پڑے ہیں اور لاشیں اس طرح اوپر نیچے رکھی ہوئی ہیں۔ جس طرح کھالیں رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور وہ تین سو سے زیادہ لاشیں معلوم ہوتی ہیں۔ مَیں خواب میں حیران ہوتا ہوں کہ مارے تو پندرہ بیس گئے تھے۔ لیکن لاشیں تین سو سے اوپر ہیں یہ کیا بات ہے اس سوال کا جواب میں خود ہی دیتا ہوں۔ کہ تیرہ چودہ یا پندرہ آدمی تو شائد ہمارے خاندان کے ہیں۔ اور باقی دوسرے احمدی ہیں۔ لیکن میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ ہم نے قربانی کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کی حفاظت کی۔ اور میں کہتا ہوں کہ اس سے زیادہ کیا خوش قسمتی ہو گی کہ ہم نے جان قربان کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بچا لیا۔ اس وقت مَیں نے دیکھا جیسے فرشتوں نے مسجد سے لاشیں اٹھا کر کسی اور جگہ پر رکھ دی ہیں۔ اور مسجد صاف ہو گئی ہے۔

تعبیر - موت کے معنے لازمی موت کے نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض دفعہ قربانی بھی موت کی شکل میں دکھائی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ اس کے معنے لفظی بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ بات کس رنگ میں پوری ہونے والی ہے۔ لیکن بہر حال اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت پر بعض بڑے بڑے ابتلاء ابھی آنے والے ہیں۔ جن میں اسے جانی قربانی بھی پیش کرنی پڑے گی۔ اور وہ لوگ خوش قسمت ہونگے۔ جو دلیری کے ساتھ یہ جانی قربانیاں پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے سلسلہ کو زندہ رکھے گا۔ اور اس کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔

(۲)

عزیزہ امۃ الباسط سلمہا اللہ تعالیٰ کے ابھی لڑکی پیدا نہیں ہوئی تھی کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ امۃ الباسط کے ہاتھ میں ایک خوبصورت لڑکا ہے۔ اور وہ اس کو اپنی ہتھیلی پر بٹھا کر میرے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ اس کا نام رکھیں۔ میں نے کہا کہ ہم اس کا نام قمر احمد رکھیں گے۔ اس پر اس نے بچے کو اپنے ہاتھ پر اچھالا اور کہا کہ پھر لوگ اسے قمری قمری کہا کریں گے۔ یا قمری قمری کہا (ق کی پیش سے)

اس کے بعد اس کے ہوئی تو لڑکی ہے لیکن تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر خواب میں کسی کے ہاں لڑکا دیکھا جائے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو گی۔ اور اگر دیکھا جائے کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے۔ کہ لڑکا پیدا ہو گا۔

پس تعبیر الرؤیا کے لحاظ سے تو یہ خواب پوری ہو گئی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ غالباً اللہ تعالےٰ نے دل کو ایک تسلی دی ہے۔ کہ پہلے بچے کی پیدائش کے وقت عام طور پر رشتہ دار یہ چاہتے ہیں کہ لڑکا ہو۔ اور لڑکی ہونے پر ایک حد تک مایوسی سی ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے رؤیا میں یہ بتایا ہے کہ لڑکی ہونے پر افسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اس کے بعد لڑکا بھی دے گا۔ جو دینی اور اخلاقی طور پر قمر احمد کہلانے کا مستحق ہو گا۔

(۳)

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب دو[۲] اور غیر احمدی پاکستانی افسروں کے ساتھ مجھے ملے اور انہوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی میں نے ان کے سوال کا جواب پنجابی میں دیا ہے (چوہدری صاحب ابتدائے ایام سے میرے ساتھ پنجابی بولنے کے عادی ہیں۔ اور اسی طرح میں بھی ان سے بات کرتا ہوں۔ تو ان کی عادت کے مطابق پنجابی میں ہی کرتا ہوں۔ اسی عادت کے مطابق میں نے رؤیا میں ان کو پنجابی میں جواب دیا) میرا جواب سن کے چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ حضور نے تو یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اردو میں باتیں کی جائیں گی۔ میں نے ان کی بات سنکر کہا کہ ہاں ٹھیک ہے اور ان سے اردو میں بات شروع کر دی۔ لیکن چوہدری صاحب نے جب مجھ سے جواب میں باتیں کیں تو پنجابی میں کیں۔ اور میں رؤیا میں کچھ حیران ہوا ہوں کہ انہوں نے خود ہی مجھے توجہ دلائی۔ کہ اردو میں باتیں کرنی چاہئیں اور آپ پنجابی میں بات شروع کر دی ہے۔

یہ خواب منذر معلوم ہوتی ہے۔ بظاہر اس طرف اشارہ ہے کہ چوہدری صاحب سے کوئی غلطی سرزد ہو گی۔ اللہ تعالےٰ اس کے شر سے اُن کو بھی اور ہم کو بھی محفوظ رکھے۔

(۴)

پہلی خواب کوئی مہینہ بھر پہلے کی ہے۔ اس سے مہینہ بھر بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ پاکستان کی حکومت نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بہت ہی تعریف کی گئی ہے۔ اتنی تعریف ہے کہ اسکو پڑھ کر حیرت آتی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چوہدری صاحب نے اپنے اس کام سے پاکستان کی جڑیں مضبوط کر دی ہیں اور اس کو بین الاقوامی صف اول میں لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ میں اس وقت سمجھتا ہوں کہ یو۔ این۔ او میں یا برطانوی یا امریکی حلقوں میں چین کے متعلق (روس کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنے کے لئے) کوئی خدمت ہندوستان کے سپرد کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اور اس خدمت کے نتیجہ میں ہندوستان کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہو جانی تھی اور پاکستان کی حیثیت گر جانے والی تھی لیکن چوہدری صاحب نے معاملہ کی اہمیت کو بھانپ کر یو۔ این۔ او یا امریکن اور برطانوی حکومتوں پر (یہ تعیّن مجھے یاد نہیں رہی کہ آیا یو۔ این۔ او مراد تھی یا برطانوی اور امریکن حکومتیں اس سے مراد تھیں) واضح کیا کہ پاکستان اس خدمت میں بہت بڑا حصہ لے سکتا ہے اور یہ کہ کم سے کم ایک حصہ خدمت کا ایسا ہے۔ جسے صرف پاکستان ہی بجا لا سکتا ہے اور ایسے زور سے اس معاملہ کو پیش کیا اور اتنے زبردست دلائل دیئے کہ حکومتوں کو اُن کے دعوے کی صداقت تسلیم کرنی پڑی۔ اور بجائے اس کے کہ وہ خدمت کلّی طور پر ہندوستان کے سپرد کی جاتی اس کا ایک حصہ پاکستان کے بھی سپرد کیا گیا۔ جسے کامیاب طور پر پورا کرنے کی صورت میں پاکستان بہت بڑی اہمیت حاصل کرے گا اور دنیا کی سیاست میں صفِ اوّل پر آجائے گا

(۵)

چند دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں ایک لمبی گیلری میں ہوں۔ جس کے ایک طرف ایک ہال میں احمدی عورتیں جمع ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایک جگہ میں احمدی مرد جمع ہیں۔ اس گیلری میں میرے ساتھ صرف چند احمدی ہیں اور باقی کچھ لوگ غیر احمدی ہیں۔ جن کو میں تبلیغ کر رہا ہوں۔ وہ لوگ شریف معلوم ہوتے ہیں اور میری باتوں کو آرام سے سن رہے ہیں۔ میں نے چند منٹ ہی تبلیغ کی تھی کہ اس لمبی گیلری کے ایک کنارہ پر سے ایک آواز آئی جو گیلری کے ملحقہ کمرے میں سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ آواز یہ تھی کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کو نبی بنا کر بھیجتا ہے۔ تو اسے ایک طاقت بھی بخشا کرتا ہے۔ وہ طاقت آپ کے ساتھ کہاں ہے۔ میں اس وقت رؤیا میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ میں نے تو نبوت کا کوئی دعوےٰ نہیں کیا۔ اسلئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ میں صرف اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ نبی کو جو طاقت بخشی جاتی ہے وہ کیسی ہوتی ہے اور خیال کرتا ہوں کہ نبیوں کے خلفاء سے بھی تو نبیوں والا سلوک کیا جاتا ہے۔ اسلئے اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ آیا میں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے یا نہیں کیا۔ بہر حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب ہونے کے دعوےٰ کی وجہ سے میرے ساتھ بھی خدا تعالےٰ کا سلوک اپنے رنگ میں اور اپنے درجہ کے مطابق ان کے مشابہ ہی ہونا چاہیئے۔ پس میں نے اس آواز کو سن کر یہ نہیں کہا کہ میں نے نبوت کا دعوےٰ کب کیا ہے۔ بلکہ یوں کہا کہ آپ یہاں تشریف لائیے۔ میں آپ کو ساری بات سمجھا دیتا ہوں۔ اس پر اس کمرہ میں سے جواباً آواز آئی کہ ہمیں آپ کے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے سمجھانا ہے تو آپ ہمارے پاس آکر سمجھائیں۔ اس جواب کو سن کر وہ شریف غیر احمدی جو میری تبلیغ سن رہے تھے۔ انہوں نے بھی بہت بُرا منایا اور جو چند احمدی میرے پاس تھے انہوں نے بھی بُرا منایا اور جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے مجھے روکا کہ آپ نہ جائیے۔ ان کا رویہ نہایت گستاخانہ ہے۔ لیکن میں نے کہا۔ میری اس میں کوئی ہتک نہیں۔ سچائی کا پیغام سنانا میرا فرض ہے۔ اسلئے میں خود ہی ان کے پاس جاتا ہوں۔ چنانچہ میں گیلری کے اس سرے تک گیا۔ جس کے پاس وہ کمرہ تھا۔ جہاں سے آواز آئی تھی میرے ساتھ میرا ایک لڑکا بھی گیا ہے۔ جو غالباً ڈاکٹر مرزا منور احمد ہے۔ جب میں گیلری کے دوسرے سرے تک پہنچا تو اس کے پہلو کے کمرہ میں سے چند مشائخ جنہوں نے مشائخین کا لباس پہنا ہوا تھا اور جن کی ساری طرز وظیفہ پڑھنے والے مشائخین کی سی تھی۔ باہر نکل آئے۔ بڑے بڑے جُبّے انہوں نے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بڑی داڑھیاں ہیں۔ ان میں سے جو سردار معلوم ہوتا ہے۔ اس نے میرے ساتھ مصافحہ بھی کیا۔ لیکن مصافحہ کر کے پھر اس نے میرا ہاتھ چھوڑا نہیں بلکہ میرا ہاتھ پکڑے رکھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا وہاں سے واپس چلا گیا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس پر یہ اثر ہوا ہے کہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ میں دل میں سمجھتا ہوں کہ خطرہ ہے اور اس سے غلطی ہوئی ہے اسے جانا نہیں چاہیئے تھا۔ مگر میں نے اسے منع نہیں کیا۔ اس جگہ پر کوئی قالین یا دری وغیرہ بچھی ہوئی نہیں۔ لیکن عمارت ایسی ہے جیسے پرانی بادشاہی عمارتیں ہوتی تھیں اور پتھر کا فرش ہوتا تھا۔ میں نے چاہا کہ اسی فرش پر بیٹھ جاؤں اور ان سے باتیں کروں اس وقت وہ شخص جو ان مشائخ کا سردار معلوم ہوتا ہے اس نے پاس پڑے ہوئے ایک پتھر پر بیٹھنا چاہا۔ لیکن میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ زمین پر نیچے بیٹھ گیا۔ ابھی اس کا جسم پتھر پر ٹکا ہی ہو گا۔ کہ اس نے دیکھا کہ میں زمین پر بیٹھا ہوں۔ اور میں نے اسکے اوپر بیٹھنے کی کوشش پر بُرا نہیں منایا۔

معلوم ہوتا ہے وہ دل میں یہ خیال کرتا تھا کہ وہ اوپر بیٹھے گا اور میں نیچے بیٹھوں گا تو یہ مجھے برا لگے گا اور مجھے اپنی ہتک محسوس ہوگی۔ لیکن چونکہ مجھے اس کا احساس بھی نہیں ہوا اور میری کسی حرکت سے یا چہرہ کے رنگ سے اس پر ناپسندیدگی ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کا دل خود ہی شرمندہ سا ہو گیا اور وہ فوراً کھسک کر نیچے میرے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس عرصہ میں میرا ہاتھ اس نے پکڑے رکھا اور دوسرے علماء جو اس کے ساتھ ہیں انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال لیا اور بعض نے میری کمر کے پیچھے سے ہاتھ ڈال کے اور ہاتھ کو لمبا کر کے مجھے اپنے بازو کی گرفت میں لے لیا اور پھر میری قمیص کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر میرے ننگے جسم کے ساتھ اپنی انگلیاں پیوست کر دیں۔ ان انگلیوں کے ناخن بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ مشائخ کے سردار نے میرا ہاتھ اس لئے پکڑے رکھا تھا کہ میں کہیں چلا نہ جاؤں اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے میری کمر کے گرد اس لئے ہاتھ پیوست کر دیئے ہیں تاکہ مجھے گرفت میں لے آئیں اور مجھے جسمانی دکھ پہنچائیں۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح بات شروع کی کہ ہاں بتائیے۔ خدا تعالیٰ نے جب موسیٰؑ کو بھیجا تو ان کو ایک طاقت بخشی۔ اور جب مسیح علیہ السلام کو بھیجا تو ان کو ایک طاقت بخشی اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان کو ایک طاقت بخشی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے کیا طاقت بخشی ہے۔ جب مشائخین کے سردار نے یہ بات کی تو اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بڑے زور سے اپنے ناخن میری پسلیوں میں چبھونے شروع کئے اور بازوؤں کو بھینچنا شروع کیا۔ جس سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے زور سے میرے سینہ کی ہڈیوں کو توڑنا چاہتے ہیں اور میرے گوشت کو زخمی کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح گویا وہ اپنی دلیل کو مضبوط کر رہے ہیں کہ آپ کو وہ طاقت نہیں ملی جو نبیوں کو ملا کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ ان میں سے ایک شخص نے زور کے ساتھ مجھے تھپڑ مارا۔ تب میں نے ان کے جواب میں کہا کہ دیکھو یہ وہی تھپڑ ہے جو موسیٰؑ کو پڑا تھا یا میں نے کہا عیسیٰؑ کو پڑا تھا۔ نام کی تعیین مجھے یاد نہیں رہی۔ اور اس کو برداشت کر لینے کی ہی طاقت نبیوں والی طاقت ہوتی ہے۔ تم نے مجھے بھینچ کر اور تھپڑ مار کے اور میں نے اس تھپڑ کو اور اس تکلیف کو صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کر کے ثابت کر دیا ہے کہ میں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل ہوں اور آپ لوگ ان کے دشمنوں کے ظل ہیں اور وہ طاقت جس کا تم مطالبہ کرتے تھے وہ میں نے تم پر ظاہر کر دی ہے۔ گویا میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نبیوں کو جو نشان ملتا ہے وہ مار کی طاقت کا نہیں ہوتا وہ صبر اور استقلال کی طاقت کا ہوتا ہے۔ اور وہ صبر اور استقلال کی طاقت خدا تعالیٰ نے مجھ کو بھی بخشی ہے۔ میں خود خوشی سے ان کے پاس گیا اور ان کی مار کو اور ان کی تکلیف کو برداشت کیا اور یہی وہ نشان ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو عطا کیا جاتا ہے جب میں نے یہ بات کہی تو یوں معلوم ہوا جیسے آپ ہی آپ ان کے ہاتھ ڈھیلے ہو گئے اور میں ان کے پنجہ سے آزاد ہو گیا۔ اور کھڑا ہو گیا اور واپس اپنی جگہ پر آ گیا۔ ان لوگوں میں سے کسی نے میرا پیچھا نہیں کیا۔ نہ پھر مجھے پکڑنے یا دکھ دینے کی کوشش کی۔ گیلری میں سے وہ آدمی تو کہیں چلے گئے ہیں جن کو میں تبلیغ کر رہا تھا۔ لیکن میں سیدھا اس جگہ پر آیا جس کے ایک طرف احمدی عورتیں بیٹھی ہیں اور دوسری طرف مرد بیٹھے ہیں۔ اور جیسے کوئی تقریر کرتا ہے میں نے بلند آواز سے کہا۔

مجھ سے مشائخ نے کہا کہ نبیوں کو تو طاقت کا نشان دیا جاتا ہے تمہیں وہ نشان کہاں ملا ہے اور میں نے اس بحث میں نہ پڑنا چاہا کہ میں نے نبوت کا دعوے کیا ہے یا نہیں کیا۔ بلکہ یہ سمجھتے ہوئے کہ نبیوں کے شاگرد بھی تو نبیوں والی برکتیں پاتے ہیں میں ان کے پاس چلا گیا اور انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور انہوں نے مجھے مارا۔ اور چاہا کہ وہ مجھے بالکل ہی مار دیں۔ اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والی طاقتوں کا بھی مظاہرہ کروں۔ تب میں نے ان سے کہا کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی طاقت ملی تھی کہ وہ لوگوں کے ظلموں کو برداشت کرتے تھے اور اسی طاقت کا مظاہرہ میں نے تمہارے سامنے کر دیا ہے۔ تم نے بھی مجھے تھپڑ مارے اور تم نے بھی مجھ پر جسمانی ظلم کئے جس طرح ان پر کئے گئے تھے۔ اور جس طرح انہوں نے اس کو خوشی کے ساتھ برداشت کیا اور صبر و استقلال کے ساتھ کام کرتے رہے میں نے بھی وہی نمونہ دکھایا ہے۔ تب ان کے ہاتھ ڈھیلے ہو گئے اور لاجواب ہو گئے اور میں ان کی گرفت سے آزاد ہو گیا جب میں نے یہ کہا تو تمام سامعین پر ایک مجذوبانہ کیفیت طاری ہو گئی اور کیا مرد اور کیا عورت ان سب نے زور سے تکبیر کا نعرہ بلند کیا۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کے اس نشان پر خوش ہوئے اور مطمئن ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جواب سمجھایا جو حقیقی جواب تھا اور دشمن کا منہ اس کی اپنی ہی حرکتوں سے بند کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھُوَ النَّاصِر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ)

نوجوانانِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کے خدام سرگرم کوشش کر کے دفتر دوم کے وعدوں کو اس سال پانچ لاکھ تک لے جائیں۔ اس کیلئے ۵ فروری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے اور اس کے بعد خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں اور یہ تسلی کریں کہ ان کے شہر میں کوئی ایسا نوجوان باقی نہ رہے جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل نہ ہو۔

چندہ کی شرح میں بھی کچھ رعایت کر دیتا ہوں۔ آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے ۲۰ فیصدی کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اس مہم میں آپ کو کامیاب کرے والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء

حق بھی کہتے جائیں گے پتھر بھی کھاتے جائیں گے

جس طرف بھی جائیں گے تسبیح گاتے جائیں گے
ہر زمیں کو ہم تری مسجد بناتے جائیں گے

شام میں جائیں گے تو جائیں گے ہم قرآں بلب
چین میں جائیں گے تو قرآں سناتے جائیں گے

اسوۂ حسنہ محمدؐ کا کریں گے عام ہم
ہر بشر کو اسوۂ حسنہ بناتے جائیں گے

ہم کو حق گوئی میں اللہ نے بنایا ہے نڈر
حق بھی کہتے جائیں گے پتھر بھی کھاتے جائیں گے

کھینچتی ہے کوچۂ دلدار کی ہم کو زمیں
لوٹتے گرتے۔ تڑپتے تلملاتے جائیں گے

قادیاں کی آرزو بیتاب رکھتی ہے ہمیں
عشق کی تنویر یہ مشعل جلاتے جائیں گے

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

وی پی آرہے ہیں

اس وقت تک انتظار کے بعد جن خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی ہے۔ اُن کی خدمت میں وی۔پی بھجوائے جارہے ہیں۔ مہربانی فرماکر جس وقت آپ کے پاس وی۔پی آئے۔ اس کو وصول فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ پیشگی قیمت کے بغیر اخبار جاری نہیں رکھا جاسکتا۔ مینیجر

نمبر	نام
۱۲۸۱۳	محمد زبیر صاحب
۱۳۰۶۰	قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۶۴	میاں نواب الدین صاحب
۱۴۱۷۴	کرنل احمد صاحب
۱۴۲۱۸	عزیز الدین صاحب
۱۴۴۲۷	مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۴۴۵۶	شیخ صدر دین صاحب
۱۴۴۸۴	کریم خان صاحب
۱۴۷۱۰	رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۳۶	غلام محمد صاحب
۱۵۲۰۲	ملک محمد ابراہیم صاحب
۱۵۲۱۲	چوہدری غلام احمد صاحب
۱۵۴۵۰	چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۴۵۴	شیر علی صاحب
۱۵۵۲۵	عزیز حسین صاحب
۱۵۷۳۲	منشی خلیل الرحمٰن صاحب
۱۵۸۰۹	ملک عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۹۱۸	خضر سلطانہ صاحبہ
۱۵۹۸۰	محمد شریف صاحب
۱۶۲۷۳	شیخ اسلام بادی صاحب
۱۶۴۳۳	ڈاکٹر محمد حسین صاحب
۱۶۵۴۲	محمد عبداللہ صاحب
۱۶۵۸۶	پریذیڈنٹ صاحب
۱۶۶۴۱	خان محمد دین صاحب
۱۶۶۴۴	محمد رفیق صاحب
۱۶۶۵۵	تصدق حسین صاحب
۱۶۷۳۸	بشیر احمد صاحب
۱۶۸۶۵	شاہ نواز صاحب
۱۶۹۳۵	محمد صدیق صاحب
۱۶۹۹۶	فضل دین صاحب
۱۷۰۱۵	علی محی الدین صاحب
۱۷۰۳۵	این۔ ایم خان صاحب
۱۷۲۳۱	عبداللطیف صاحب
۱۷۲۴۸	کرامت اللہ صاحب
۱۷۳۰۶	کے۔ زیڈ خان صاحب
۱۷۴۵۳	ایم۔ اے۔ خورشید
۱۷۵۳۹	عبدالحکیم صاحب اسلم
۱۷۶۱۵	زین دین صاحب
۱۷۶۴۴	چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۷۷۱۸	امام حسین صاحب
۱۷۷۲۸	قاسم دین صاحب
۱۷۹۴۷	سید زمان علی صاحب
۱۷۹۶۳	الطاف اللہ صاحب
۱۷۹۸۷	محمد دین صاحب (باقی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی سارجنٹ ضیاء اللہ خان پاکستان ایئر فورس ڈرگ روڈ کراچی کے ہاں ۲۱-۲۲ جنوری کی درمیانی شب کو پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہم سب کے لئے مبارک کرے۔
(خالد ہدایت کلرک ڈی۔ ایم۔ آفس امپیریل بنک لاہور)

۲۔ مورخہ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲ جنوری ۱۹۵۰ء اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ کا نام "امۃ النصیر" رکھا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرماکر خادمہ دین بنائے۔ آمین
(خاکسار محمد اسمٰعیل بقاپوری ع ۱۰۶ الف ای سینیالائنز کراچی)

۳۔ خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ۱۶ جنوری بروز پیر بڑی بیوی سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور عمر دراز کرے۔ آمین۔ (خاکسار حکیم رحیم بخش صدر گوجی دیہاتی مبلغ علاقہ لاٹھیانوالہ ع ۱۹۴ ب)

۴۔ برادرم مکرم حکیم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہاں مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ احباب درازی عمر اور خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں آمین ثم آمین (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی)

۵۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو چوتھا لڑکا ۱۶ دسمبر ۱۹۴۹ء کو عطا فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچہ اور اس کی والدہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار مرزا عبدالحمید کلرک دفتر بیت المال ربوہ)

۶۔ ۵۰-۱-۱۷ کو میرے گھر اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے
(خاکسار شیخ بشیر احمد اوکاڑہ)

ہماری غذا

(از مکرم اقبال احمد صاحب راجیکی لیبارٹری اسسٹنٹ لاہور)

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہم جو خوراک کھاتے ہیں وہ یا تو ہمارے اندر طاقت وحرارت پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے اور یا پھر وہ ہمارا گوشت پوست اور ہڈیاں بننے کے کام آتی ہے۔

ایک اوسط حرکت بدنی کرنے والے انسان کو روزانہ تین ہزار کیلوری کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ایک کیلوری = مقدار حرارت جو ایک مکعب سنٹی میٹر پانی کو ا درجہ سنٹی گریڈ تک گرم کرنے کے لئے درکار ہوتی ہے)

انسان یہ طاقت یا انرجی اپنی غذا آٹا شکر کھانڈ گھی۔ دودھ اور گوشت سے حاصل کرتا ہے۔ اس کی غذا جسم کا توازن صحیح رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نسبت سے ترکیب پانی چاہیئے۔

پروٹین یعنی گوشت پیدا کرنے والا مادہ = ۷۵ گرام (سوا چھٹانک) فیٹ یعنی روغنی مادہ گھی وغیرہ = ۸۰ تا ۹۰ گرام۔ نشاستہ (سوا تا ڈیڑھ چھٹانک) (نشاستہ وشکر وغیرہ کا مادہ = ۴۰۰ تا ۵۰۰ گرام (چھ چھٹانک)

اس کے علاوہ معدنیاتی نمکیات میں سے بعض مندرجہ ذیل نسبت سے درکار ہوتے ہیں

Calcium (چونے کا جز) 0.68 گرام
Phosphorus (فاسفورس) 1.32 ″
Iron (لوہا) 0.015 ″
(ایک گرام = قریباً ایک ماشہ)

غذا کی اس مقدار میں کمی بیشی ہر شخص کے وزن اور اس کی مقدار ورزش کی نسبت سے ہو سکتی ہے۔ بڑھنے والے اور نشوونما پانے والے نوجوانوں کو ان کے وزن اور ورزش کی نسبت سے زیادہ خوراک درکار ہوتی ہے۔

غذا بدل بدل کر کھانی چاہیئے۔ دودھ کا استعمال حتی الوسع نہایت ضروری ہے۔ قریباً ۱۰ چھٹانک دودھ فی کس روزانہ ملے تو انسان کا جسم پرورش کے نقائص سے بچا رہتا ہے۔ اس میں مرض کے مقابلہ کی طاقت بڑھتی ہے جسم مضبوط ہوتا ہے تازہ سبزیاں بھی ضرور استعمال کی جانی چاہئیں۔ وٹامنز کے محفوظ رکھنے کے لئے اور حل ہونے والے نمکیات اور مادے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے سبزیوں کو بھاپ سے پکانا زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ ان کے تیار کرنے میں پانی کم استعمال کیا جائے۔

تندرست انسان کا خون قدرے کھاری ہوتا ہے۔ خون کی ایسی کھاری حالت کو تیزاب پیدا کرنے والی غذاؤں کی زیادہ مقدار کھا کر بدلنا نہیں چاہیئے۔ عام طور پر گوشت انڈے میدہ کی سفید روٹی اور چاول کے نتیجہ میں تیزابیت پیدا ہوتی ہے۔ اور دودھ پھل اور سبزیوں کے ہضم ہونے کے نتیجہ میں کھاری راکھ پیدا ہو کر خون کو کھاری بنا دیتی ہے۔ اس لئے دودھ پھل اور سبزیوں کے ہضم ہونے کے نتیجہ میں کھاری راکھ پیدا ہو کر خون کو کھاری بنا دیتی ہے۔ اس لئے دودھ۔ پھل اور سبزیوں کے نتیجہ میں خون کھاری ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ ترش یا تیزابی ذائقہ والے پھلوں کے تیزاب جسم میں آکسیجن سے مل کر کاربن ڈائی آکسائیڈ بنا تے ہیں اور وہ سانس کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے اور پھلوں کا حصہ جو جسم میں راکھ کی شکل میں رہ جاتا ہے کھاری اثر رکھتا ہے اس لئے پھل باوجود ترش اور تیزابی ہونے کے اپنے اثر کے لحاظ سے کھاری ہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال سے خون میں کھاری پن ہی پیدا ہوتی ہے۔

ممبران دارالشکر کمیٹی کے لئے اطلاع

دارالشکر کمیٹی کے ممبران کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن ممبران کے قرعہ کا روپیہ کمیٹی کے ذمہ تھا ان کی ادائیگی شروع ہوگئی ہے اور ان کے چیک آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن ایسے ممبران جن کے ذمہ بقایا جات ہیں ان کی طرف سے تاحال کوئی اطلاع نہیں آئی اور نہ رقم بقایا پہنچی ہے۔ ایسی بقایا رقوم کی میزان مبلغ ایک ہزار روپیہ سے زیادہ ہے۔ لہٰذا میں ایسے بقایا دار ممبران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ براہ مہربانی اپنی ذمہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں بہت بہت مہربانی ہوگی۔

خاکسار شیخ محمد الدین سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ۔

۱۸۰۰۲	محمد اسلم صاحب
۱۸۰۲۳	ملک صاحب
۱۸۰۲۶	محمد ابراہیم صاحب
۱۸۰۹۴	سالا بار
۱۸۲۶۷	افتخار حسین صاحب
۱۸۲۸۹	محمد سعید صاحب
۱۸۳۹۰	غلام محمد صاحب
۱۸۴۳۳	غلام رسول صاحب
۱۸۵۰۰	اقبال احمد صاحب
۱۸۵۲۸	احمد علی صاحب
۱۸	مشیر ولی صاحب

۱۸۷۶۰	رحمت اللہ صاحب
۱۸۸۲۷	عبد القیوم صاحب
۱۸۸۷۳	خورشید احمد صاحب
۱۸۸۱۹	فضل الرحمٰن صاحب
۱۸۹۴۴	ملک دوست محمد صاحب
۱۹۰۱۸	چوہدری عبد الرشید صاحب
۱۹۰۸۷	محمد سعید صاحب
۱۹۰۸۸	جمال الدین صاحب
۱۹۱۱۲	رشید احمد صاحب
۱۹۲۳۵	چوہدری فیض عالم صاحب
۱۹۲۸۸	صوبیدار احمد حسین صاحب

(باقی)

بعدالت چوہدری محمد شفیع صاحب ظفر افسر مال اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ضلع مظفر گڑھ

محمد یار ولد اللہ دتہ قوم موچی ساکن مالکا نھبہ تحصیل مظفر گڑھ (فریق اول)

بنام سانول رام ۔ مولا رام پسران چوہڑمل ۔ الشیر داس ولد غبار ارام ۔ مسماۃ گیلی بائی بیوہ فتو رام قوم اسھد یو سکنان مالکا نھبہ (فریق دوئم)

درخواست فک الرہن آراضی ذیل معہ جملہ حقوق مرہونہ

نمبر کھاتہ	تعداد حصص	رقبہ	چاہ	موضع	تحصیل
۳۹۰/۱۶۰ کا	۱/۸	۳	موچی والہ	مالکا نھبہ	مظفر گڑھ
۴۶۲ کا	۱/۸	للعہ	گڑک والہ	〃	〃

ہرگاہ محمد یار فریق اول نے آپ کے خلاف عدالت ہذا میں دعویٰ فک الرہن میں کیا ہوا ہے۔ لہٰذا آپ کو بذریعہ تحریر ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں برائے جوابدہی مقدمہ بتاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۵۰ء حاضر آئیں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا:۔

دستخط حاکم ۔۔۔

مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرخان ضلع راولپنڈی

نمبر مقدمہ ۲۷۹

مسماۃ ارشاد بیگم دختر محمد شفیع قوم آوان ساکن سکھو تحصیل گوجرخان مدعاعلیہ

بنام

عبد العزیز ولد فیروز قوم آوان ساکن ٹیٹر داخلی لنگندوٹ تحصیل کہوٹہ مدعاعلیہ

دعویٰ تنسیخ نکاح بنام عبد العزیز ولد فیروز قوم آوان ساکن ٹیٹر داخلی لنگندوٹ تحصیل کہوٹہ مدعاعلیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی عبد العزیز مدعاعلیہ کی نسبت عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ وہ عدم پتہ ہے اور معمولی طریقہ سے تعمیل کا ہونا مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام عبد العزیز مدعاعلیہ مذکور کے جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور مورخہ ۲۸/۱ کو مقام گوجرخان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی ۔ آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء کو دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مہر عدالت

ضرورت

ایک ڈویژنل اکاؤنٹنٹ کی آسامی کے لئے معرفت ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج درخواستیں قبل از ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء مطلوب ہیں۔ آسامی فی الحال عارضی ہے ۔ مگر بعد میں مستقل ہونے کا امکان ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۰۰ ۔ ۳۰۰ علاوہ الاؤنس بشرط ترمیم از پاکستان تنخواہ کمیشن یا وسائل تخفیف کمیٹی مغربی پنجاب) ہے۔ اور موزوں امیدواران کو ابتدائی گریڈ کی تنخواہ سے زیادہ دی جا سکتی ہے۔ امیدوار کسی منظور شدہ ادارے کا امتحان اکاؤنٹس پاس شدہ ہو۔ اور پی ڈبلیو ڈی اکاؤنٹس کا کافی تجربہ ہو۔ درخواست دہندہ کو اپنے خرچ پر ہمارے دفتر واقعہ ۳۹ لوئر مال ہیڈ ورکس پنجاب سیکرٹریٹ لاہور بوقت ۱۱ بجے صبح ۱۴ فروری ۱۹۵۰ء معہ اصل سندات انٹرویو کیلئے آنا ہو گا

چیئرمین ۔ تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی

آپکی سہولیت کے لئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ایک شعبہ شکایات قائم کر دیا گیا ہے۔ جو عوام کی شکایات کے متعلق کارروائی کرے گا۔ ان شکایات میں ریلوے کے ملازموں کی ناشائستہ حرکات۔ نامناسب سلوک۔ رشوت طلبی اور ناجائز بخشیش کے متعلق بھی شکایات شامل ہیں۔

ریلوے سروس میں تساہل اور امکانی نقائص کا علاج سوچنے کیلئے این ڈبلیو آر کا نظم ونسق بہت بے قرار ہے اور یہ مقصد سفر کرنے والے لوگوں اور تاجروں کے عملی تعاون کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

اپنی مدد کے لئے ہماری مدد کیجئے

اور

اپنی شکایات وتجاویز منیجر (شکایات)، این ڈبلیو آر ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور کو ارسال کیجئے

ربوہ کا نقشہ

ربوہ دارالہجرت کا ایک رف نقشہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ ایک کنال اور دس مرلہ کے پلاٹ محلہ جات الف۔ب۔ج۔د اور س میں واقع ہیں۔ ایک کنال اور دس مرلہ خرید کرنے والے دوست اطلاع دیں۔ کہ وہ کس محلہ میں پلاٹ خریدنا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہ اگر وہ پسند کردہ پلاٹ میں نہ آسکیں۔ تو ان کی دوسری پسند کیا ہوگی۔ ہر محلہ کے قطعات مقرر ہیں۔ ان میں دوستوں کو حسب پسند الاٹمنٹ کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر کسی محلہ میں قطعات کی مقررہ تعداد سے زائد کا مطالبہ ہؤا تو جن دوستوں کی رقمیں پہلے داخل خزانہ ہوئی ہیں انہیں ترجیح دی جائے گی۔ جن دوستوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئے گی ان کے لئے محلے کا فیصلہ قرعہ اندازی سے کیا جائے گا۔

یہ اعلان پہلے کیا جا چکا ہے کہ رشتہ داروں کو بھی اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے گی بعض دوستوں کی طرف سے اطلاعات آچکی ہیں۔ باقی جو دوست بھی پلاٹ اکٹھے کروانا چاہیں وہ اطلاع دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ صرف خونی رشتہ یعنی باپ بیٹا۔ بہن۔ بھائی اور اسی طرح بیوی کے خونی رشتے اکٹھے کئے جائیں گے۔ جن دوستوں نے اپنی پہلی اطلاعات میں رشتہ کی اطلاع نہیں دی وہ اس کے مطابق مکمل اطلاعات دوبارہ بھجوا دیں۔

ایسی اطلاعات دفتر میں ۱۰ فروری تک پہنچ جانی چاہئیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ
دارالہجرت